جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعہ تبلیغِ دین!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں علماء دینِ متین اس مسئلہ میں کہ دورِ حاضر میں جدید ترین ذرائعِ ابلاغ برائے دعوتِ دین، تبلیغ وتلاوتِ کلام پاک کے لیے استعمال کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

تفصیل حسب ذیل ہے:

۱:...... کیا ٹی وی چینلز پر براہِ راست نشر ہونے والے دینی پروگراموں میں، مذاکرات، مباحثات میں حصہ لینا جائز ہے؟ جبکہ ٹی وی پروگرام خواہ وہ براہِ راست ہو یا ریکارڈنگ، اس میں کیمرے کا استعمال ضروری ہے۔

۲:...... کیا دینی پروگراموں میں ویڈیو کی شکل بغرضِ اشاعت پھیلانا جائز ہے؟ اور باعثِ اجر ہوگا یا نہیں؟

۳:...... انٹرنیٹ، کمپیوٹر پر فتاویٰ جاری کرنا یا ویڈیو درسِ قرآن ڈاؤن لوڈ، اپ لوڈ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

۴:...... جو ادارے، تنظیمیں، درسِ قرآن، درسِ حدیث، دینی مباحثے، ویڈیو کیسٹس تیار کرواکر تقسیم کرتی ہیں، کیا یہ درست ہے؟ مستفتی: مفتی محمد رویس خان ایوبی، مولانا عابد حسین بٹ

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

واضح رہے کہ ’’ہم لوگ (مسلمان) اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کے مکلّف نہیں ہیں کہ جس طرح بھی ممکن ہو لوگوں کو پکا مسلمان بنا کر چھوڑیں گے، ہاں! اس بات کے مکلّف ضرور ہیں کہ تبلیغ

دین کے لیے جتنے جائز ذرائع اور وسائل ہمارے بس میں ہیں، ان کو اختیار کر کے اپنی پوری کوشش صرف کردیں۔ اسلام نے جہاں ہمیں تبلیغ کا حکم دیا ہے، وہاں تبلیغ کے باوقار طریقے اور آداب بھی بتائے ہیں۔ ہم ان آداب اور طریقوں کے دائرے میں رہ کر تبلیغ کے مکلّف ہیں، اگر ان جائز ذرائع اور تبلیغ کے ان آداب کے ساتھ ہم اپنی تبلیغی کوششوں میں کامیاب ہوتے ہیں تو یہ عین مراد ہے، لیکن اگر بالفرض ان جائز ذرائع سے ہمیں مکمل کامیابی حاصل نہیں ہوتی تو ہم اس بات کے مکلّف نہیں ہیں کہ ناجائز ذرائع اختیار کر کے لوگوں کو دین کی دعوت دیں اور تبلیغ کے آداب کو پس پشت ڈال کر جس جائز وناجائز طریقے سے ممکن ہو، لوگوں کو اپنا ہم نوا بنانے کی کوشش کریں۔ اگر جائز وسائل کے ذریعے اور آدابِ تبلیغ کے ساتھ ہم ایک شخص کو دین کا پابند بنادیں گے تو ہماری تبلیغ کامیاب ہے اور اگر ناجائز ذرائع اختیار کر کے ہم سو آدمیوں کو بھی اپنا ہم نوا بنالیں تو اس کامیابی کی اللہ کے یہاں کوئی قیمت نہیں، کیونکہ دین کے احکام کو پامال کر کے جو تبلیغ کی جائے گی وہ دین کی نہیں کسی اور چیز کی تبلیغ ہوگی۔‘‘

(از حضرت علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، بحوالہ نقوشِ رفتگاں، ص:۱۰۴، ۱۰۵، تالیف: مفتی محمد تقی عثمانی عفی عنہ)

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا منقولہ ارشاد اسی تناظر میں وارد ہوا کہ علماء اسلام ٹی وی اور دیگر ایسی جدید ذرائع ابلاغ کو تبلیغ کا ذریعہ بنا سکتے ہیں یا نہیں؟ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکابر کی رائے اور فتویٰ یہی ہے کہ ٹی وی اور دیگر تصویری ذرائع ابلاغ کے ذریعۂ تبلیغِ دین کے نہ صرف یہ کہ ہم مکلّف نہیں، ان ذرائع کے ناجائز ہونے کی وجہ سے ان آلاتِ لہو ولعب کو ذریعۂ تبلیغ بنانا جائز بھی نہیں ہے۔

۱:...... مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ ٹی وی جیسے آلۂ لہو ولعب، بے دینی، فواحش ومنکرات کے مرکز پر مختلف دینی پروگرام نشر کرنا، ان پروگراموں، مذاکروں میں شرکت کرنا، ناجائز اور حرام ہے اور اُسے اشاعتِ دین کا نام دینا دین کی سخت بے حرمتی ہے۔

۲:...... جاندار کی ویڈیو تصویر کے حکم میں ہے، اس لیے اس کی اشاعت تصویر کی اشاعت ہے۔ آڈیو کیسٹ کی اشاعت جائز ہے۔ ویڈیو کی اشاعت اس وقت جائز ہے جب جان دار کی نہ ہو اور دیگر مواد بھی جائز ہو۔

۳:......اسی طرح انٹرنیٹ پر جاندار کی ویڈیو والا درسِ قرآن ڈاؤن لوڈ کرنا اور اَپ لوڈ کرنا درست نہیں، وجہ اس کی درسِ قرآن نہیں ہے، بلکہ تصویر ہے۔

۴:...... جو ادارے یا تنظیمیں درسِ قرآن، درسِ حدیث یا دیگر دینی پروگرام ویڈیو کیسٹوں میں محفوظ کر کے فروخت کرتے ہیں یا مفت تقسیم کرتے ہیں ان کا فعل ناجائز ہے۔ نیز اس کو کمائی کا ذریعہ

بنانا بھی جائز نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

’’وَلَاتَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ‘‘ (المائدہ:۲)

’’اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔‘‘ (از مختصر ترجمۂ بیان القرآن، ص:۹۵، تاج کمپنی)

حدیث شریف میں ہے:

’’عن عبد اللّٰہ بن مسعودؓ قال: سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول: أشد الناس عذاباً عند اللّٰہ المصورون۔‘‘ (مشکاۃ، باب التصویر، ص:۳۸۵، ط: قدیمی)

ترجمہ: ’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ’’خدا کے ہاں سخت ترین عذاب کا مستوجب مصور ہے۔‘‘

فتاویٰ شامی میں ہے:

’’وظاهر كلام النووي فی شرح المسلم: الإجماع علی تحريم تصوير الحيوان وقال: وسواء لما صنعهٗ لما يمتهن أو لغيره فصنعتهٗ حرام بكل حال لأنهٗ فيه مضاهاة لخلق اللّٰه تعالٰی......الخ‘‘ (باب مکروہات الصلاۃ، ج:۱،ص:۶۴۷، ط: سعید)

فتاویٰ بزازیہ میں ہے:

’’قراء ة القرآن علٰی ضرب الدف، والقضيب يكفر للاستخفاف، وأدب القرآن أن لايقرأ فی مثل هٰذا المجالس والمجلس الذی اجتمعوا فيه للغناء والرقص لايقرأ فيه القرآن كما لايقرأ فی البيع والكنائس لأنه مجمع الشيطان۔‘‘ (ج:۶،ص:۳۲۸، ط، رشیدیہ)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

’’لايقرأ جهرا عند المشتغلين بالأعمال، ومن حرمة القرآن أن لايقرأ فی الأسواق وفی مواضع اللغو كذا فی القنية۔‘‘ (ج:۵،ص:۳۱۶، ط: رشیدیہ)

الدر المختار میں ہے:

’’قلت: وقدمنا ثمة معزيا للنهر أن ما كانت المعصية بعينهٖ يكره بيعهٗ تحريمًا، كتاب الحظر والإباحة، فصل فی البيع۔‘‘ (ج:۲،ص:۳۹۱، ط: سعید) فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہٗ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	رفیق احمد	واجد علی
			تخصصِ فقہِ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی